(بر صغیر میں)

اُصول حدیث کے چند اہم مصنفین و تصانیف

SOME IMPORTANT AUTHORS & WORKS ON ASOOL-E-HADITH (IN THE SUBCONTINENT)

Talib Ali Awan

ABSTRACT

After the Holy Book Quran the Hadith is second major source of Islamic Sharia. Therefore Companions (Sahabas R.A) and Muslim scholars devoted their lives for compilation of Hadith. Hundreds of thousands of Muhadiseen invented such simulated and rational principles according to which every single deity of the life of the Holy Prophet is recorded in its true form. Usool-e-Hadith is an important knowledge and source which provides the principles to check the level, text and narration of Hadith. In this article, a brief introduction of Hadith and Usool-e-Hadith and the overview sketch of Books on Asool-e-Hadith in Sub-Continent is presented.

Keywords: *Muhadiseen, Works, Usool-e-Hadith, Sub-Continent.*

خلاصہ

قرآن کریم کے بعد حدیث مبارکہ ﷺ اسلامی شریعت کا دوسرا بڑا ماخذ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) اور مسلمان علماء اور سکالرز نے حدیث کی تدوین پر اپنی زندگی کے دن صرف کیے۔ سینکڑوں، ہزاروں محدثین نے ایسے نقلی اور عقلی اصول تیار کیے جن کے مطابق آج حضور اکرم ﷺ کی زندگی کا ہر پہلو ہمارے سامنے حقیقی روپ میں موجود ہے۔ دراصل، اصول حدیث ایک اہم علم اور وسیلہ ہے جو حدیث کی سطح، متن اور بیان کی جانچ پڑتال کے اصول فراہم کرتا ہے۔ اس مضمون میں بر صغیر میں حدیث اور اصول حدیث پر لکھی جانے والی کتب و تصانیف کا مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے۔

کلیدی الفاظ: محدثین، تصانیف، اُصول حدیث، بر صغیر۔

موضوع کا تعارف

اصول کا لفظ "اصل" سے ماخوذ ہے، جس کے لغوی معنی "درختوں وغیرہ کی جڑیں، بنیادی باتیں جن سے مسائل یا فروعات پیدا ہوں، خصوصاً کسی علم یا فن کے کلیات و مسلمات، طور طریقے، قرینے، ڈھنگ، رسم و رواج "وغیرہ کے ہیں۔[1] لفظ "حدیث" عربی لغت میں "بات، بیان، ذکر، حکایت، خبر، بات، نئی بات، گفتگو، بات چیت، زبانی روایات و بیان، نئی چیز "کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اصطلاحِ شریعت میں نبی آخر الزمان حضرت محمد ﷺ کے قول، فعل، تقریر، سیرت و چال، وصف و کمال، غرض ولادت سے لے کر وصال تک آپ کی زندگی کے متعلق جو کچھ اہلِ حق نے بیان کیا ہے، اس پر حدیث کا اطلاق ہوتا ہے۔آنحضرت ﷺ کا قول فعل یا تقریر یعنی کہ جو کچھ جناب رسولِ خداؐ نے اپنی زبان مُبارک سے ارشاد فرمایا یا خود کیا یا جو فعل آپ کے سامنے ہوااور آپ نے اس سے منع نہیں کیا ہو، حدیث کے زمرے میں آتی ہے۔

موضوع کی اہمیت

قرآن کریم کے بعد فقہ اسلامی کا دوسرا بڑا ماخذ احادیث مبارکہؐ اور سنت رسول ﷺ ہے۔ اسی وجہ سے دین اسلام میں اطاعتِ رسول ﷺ کی اہمیت ہے۔ قران کریم میں متعدد مقامات پر نبی اکرم ﷺ کی اطاعت کا واشگاف الفاظ میں حکم ہے۔ اس ضمن میں ارشاد باری تعالی ہے: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ أَطِيعُواْ اللّهَ وَأَطِيعُواْ الرَّسُولَ۔" (59:4) ترجمہ: "اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی۔" نیز ارشاد ہے: "وَأَطِيعُواْ اللّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ" (132:3) ترجمہ: "اور اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی، تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔" مزید ارشاد ہے: "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (21:33)" ترجمہ: "بے شک تمہارے لیے اللہ کے رسول (کی ہستی) میں بہترین نمونہ ہے۔

موضوع کی اسی اہمیت کے پیش نظر صحابہؓ نے نہ صرف اطاعت رسول ﷺ کا حق ادا کیا، بلکہ اپنے بعد آنے والوں کے لئے بھی اسوۂ حسنہ ﷺ کی تفصیلات پہنچائیں۔ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت، سنت رسول ﷺ اور حدیث رسول ﷺ کی پیروی کے بغیر ناممکن ہے۔ چنانچہ احادیثِ مبارکہ ﷺ کی جمع وتدوین میں جو سرگرمی دکھائی گئی ہے، اقوامِ عالم میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ انہوں نے نہ صرف احادیث کو جمع کیا، بلکہ ایسے علمی و عملی اصول اپنائے جو آج بھی مسلمانوں کی علمی دیانت داری کے گواہ ہیں۔ مسلمانوں نے احادیث کو مدون کرنے کے ساتھ ساتھ مختلف احادیث میں امتیاز رکھتے ہوئے صحت واتصال کے ساتھ آنے والی نسلوں کو منتقل کیا۔ جس

کے نتیجہ میں یہ ذخیرہ احادیث شکوک و شبہات سے اس قدر محفوظ ہے کہ اہل علم یہ ماننے پر مجبور ہیں کہ حفاظت اور صیانت کے لئے اس سے بڑھ کر کچھ کرنا انسان کے بس میں نہیں۔ ابتدائی طور پر یہ احتیاطی تدابیر تھیں جو بعد میں علمی اصولوں کی صورت اختیار کر گئیں۔

علم اصول حدیث

بنیادی طور پر علم کی دو قسمیں ہوتی ہیں پہلا یہ کہ وہ علم خبر کے ذریعے حاصل کیا جائے۔ خبری علم میں اذعان ویقین کی صرف یہ صورت ہے کہ خبر درست اور صدق پر مبنی ہو۔ محدثین نے اسی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے خبر کی صداقت کے کڑے اصول وضع کیے ہیں۔ چنانچہ ایسے ہی علم کو محدثین کی اصطلاح میں اصول حدیث کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ دوسرا یہ کہ وہ علم استدلالی واستنباطی ہو جو فقہاء (فقیہ علماء) انجام دیتے رہے ہیں اور جنہوں نے طریقہ استدلال واستنباط کے اصول وضع کیے ہیں، چنانچہ ایسے علم کو اصول فقہ کہا جاتا ہے۔ علم اصول حدیث وہ علم ہے جو محدثین نے صرف اس لئے وضع کیا تھا تاکہ احادیث رسول ﷺ میں تحقیق کر سکیں۔

اُصول حدیث

اصول حدیث سے مراد محدثین کرامؒ کے پیش کردہ وہ قواعد و ضوابط ہیں، جن کے ذریعے راویانِ حدیث کی تحقیق کی جاتی ہے اور راویوں کی عدالت وثاقت، اتصال سند، طبقات سند میں راویوں کی تعداد وغیرہ کو پرکھا جاتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ متن حدیث کا شریعت کی روشنی میں جائزہ لیا جاتا ہے۔اصول حدیث کی بنیاد قرآن کے درج ذیل کلیہ میں موجود ہے: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا " (6:49) ترجمہ : "اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق (بدکار، جھوٹا، گنہ گار) آدمی کوئی خبر لائے تو اس کی خوب تحقیق کر لیا کرو۔" اسی بارے میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے: "یاایھاالذین امنوا کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع"[2] ترجمہ : "کسی آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو بیان کرتا پھرے۔" اس بارے میں حسب ذیل حدیثِ مبارکہ ﷺ بھی بڑی اہم ہے: "عنقریب میری امت کے آخری زمانہ میں لوگ تم سے ایسی حدیثیں بیان کریں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے بڑوں نے، پس ان سے بچنا۔"[3] ڈاکٹر صبحی صالح لکھتے ہیں: "علم درایت حدیث کو علم اُصول حدیث بھی کہا جاتا ہے۔"[4] مولانا عبیداللہ الاسدی نے اصول حدیث کے درج ذیل اہم مباحث بیان کئے ہیں:

1) حدیث کی نقل کی صورت و کیفیت یعنی یہ کس کا قول و فعل ہے۔

2) حدیث کی نقل کی شرائط اور یہ کہ ان کے حصول کی کیا صورت رہی ہے۔
3) سند و متن کے اعتبار سے حدیث کی اقسام۔
4) حدیث کی تمام اقسام کے احکام۔
5) راویانِ حدیث کے احوال کہ وہ لائق اعتبار ہیں کہ نہیں۔
6) راویانِ حدیث کے حق میں معتبر شرائط۔
7) حدیث کی مصنفات۔
8) حدیث کی اصطلاحات۔ [5]

ڈاکٹر باقر خان خاکوانی لکھتے ہیں: "اصول حدیث میں حدیث کے پس منظر و پیش منظر کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اخذِ حدیث، روایتِ حدیث، محدثین کرام اور ان کی جہود، ان کی عدالت و ضبط کا پیمانہ، تاریخِ حدیث، کتبِ حدیث، متعلقاتِ حدیث، احادیث پر مسلم و غیر مسلم معترضین کے اشکالات کا جواب، حدیثِ نبوی ﷺ کے مطالعہ سے جو نئے نئے علوم جیسے فقہ الحدیث، طبِ نبوی ﷺ، شمائلِ نبوی ﷺ، نبی کریم ﷺ کی پیشن گوئیوں کا جائزہ، حدیث کا جدید سائنس کے تناظر میں مطالعہ یا اس قسم کے عنوانات جن کے ذریعے حدیث بنوی ﷺ کی حقانیت کو دور حاضر کے تناضر میں ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہو۔" [6] علم اصولِ حدیث کی بدولت جو علوم وجود میں آئے اور ترقی کی منازل پر پہنچے ان میں جرح و تعدیل، اسماء الرجال، علم مختلف الحدیث ومشکلہ، علم ناسخ ومنسوخ، علم غریب الحدیث، علم اسباب ورودالحدیث، علم تخریج الحدیث، علم الاعتبار، علم التوفیق بین الاحادیث، علم المختلف الموتلف، علم اطراف الحدیث شامل ہیں۔

اصول حدیث کی نادر تصانیف

دور قدیم سے آج تک علوم حدیث میں بہت سی کتب لکھی گئی ہیں۔ ان میں سے بہت سی کتابوں کو عالمی شہرت حاصل ہوئی ہے۔ اصول حدیث کا فن علوم، حدیث کی نہایت ہی اہم اور بنیادی شاخ ہے۔ اصولِ حدیث کی اہم تصانیف حسب ذیل ہیں:

1) مقدمہ صحیح مسلم: امام مسلم حجاج القشیریؒ، ۲۶۱ھ۔
2) معرفۃ اصول الحدیث: امام احمد بن ہارون بردیجیؒ، م ۳۱۰ھ۔
3) المحدث الفاضل بین الراوی والواعی: امام حسن بن عبدالرحمٰن رامہرمزی، م ۳۶۰ھ۔

4) المدخل الی اصول معرفۃ الاکلیل: امام حاکم ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ نیشاپوری، م ۴۰۵ھ۔
5) الکفایہ فی علم الراویہ، الجامع الاخلاق الراوی وآداب السامع: ابوبکر احمد بن علی معروف بہ خطیب بغدادی، م ۴۶۳ھ۔ ۶۔علوم الحدیث المعروف مقدمہ ابن الصلاح: امام عثمان بن عبد الرحمٰن صلاح الدین، م ۶۴۳ھ۔
6) نخبۃ الفکر فی مصطلح اہل الاثر و نزھۃ النظر: امام احمد بن علی ابن حجر عسقلانی، م ۸۵۲ھ۔

دور جدید اور علم اصول حدیث کی خدمت کی چند نئی جہتیں

ایسی احادیث جن کے بارے میں قدماء تحقیق نہیں کرسکے، ان کی تحقیق کا سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ دور جدید میں علامہ ناصر الدین البانی کی تحقیق اس کی ایک مثال ہے۔ تحقیق کے میدان میں شخصیت پرستی کی کوئی اہمیت نہیں ہوا کرتی۔ قدیم اور جدید اہل علم بھی انسان ہیں اور ان کے کام میں غلطی کا امکان بہرحال موجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعد کے دور کے اہل علم قدیم اہل علم کے کام کا از سر نو جائزہ لیتے ہی رہتے ہیں تاکہ اس میں اگر کہیں کوئی غلطی رہ گئی ہے تو اس کی تلافی کی جاسکے۔ فن حدیث کے جدید کام کی دوسری جہت جدید ذرائع جیسے انفارمیشن ٹیکنالوجی میں حالیہ ترقی سے پیدا ہوئی ہے۔ دور قدیم سے احادیث کا ذخیرہ بہت سی کتابوں میں متفرق ہے جن کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔ ان کتب کا کوئی اسٹینڈرڈ اشاریہ (Index) اب تک ترتیب نہیں دیا جاسکا، جس کی مدد سے ایک موضوع پر موجود تمام احادیث کو سامنے رکھ کر ان سے استفادہ کیا جاسکے۔ مصر کے فواد عبدالباقی کا اشاریہ بہت محنت سے ترتیب دیا ہوا ہے لیکن اس سے استفادہ کرنے کے لئے انسان کو بہت زیادہ اورا گرد ی کرنی پڑتی ہیں اور ایک ایک حدیث کی تلاش میں گھنٹوں صرف ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح فن رجال کی کتب میں بھی مواد بہت زیادہ بکھرا ہوا ہے اور اس سے استفادہ کرنا خاصا مشکل کام ہے۔

1990ء کے عشرے میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کے فروغ کے ساتھ علم حدیث کے ماہرین کے ذہن میں یہ خیال پیدا ہوا کہ احادیث کا ایک جامع ڈیٹا بیس بنایا جائے، جس میں احادیث کی تمام کتب میں موجود تمام احادیث کو درج کرلیا جائے۔ ہر حدیث کے ساتھ اس کی فنی حیثیت پر بھی بحث فراہم کی جائے اور اس کے متعلق تمام ائمہ حدیث کی آرا کو بھی درج کیا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ حدیث کے تمام راویوں سے متعلق معلومات اور ان کے متعلق فن رجال کے تمام ائمہ کی آراء بھی اکٹھی کی جائیں اور انہیں حدیث کی سند سے لنک کر دیا جائے۔ کسی بھی نام پر کلک کرنے سے اس راوی کی مکمل تفصیلات سکرین پر ڈسپلے ہو جائیں۔ ان سب کے ساتھ ساتھ دور

جدید کی ضروریات اور مسائل کے مطابق ایک تفصیلی انڈیکس تیار کیا جائے۔ عصرِ حاضر میں اصول حدیث پر اہم کتب میں قواعد التحدیث من فنون مصطلاح الحدیث : علامہ جلال الدین قاسمی، م ۱۳۳۲ھ۔ علوم الحدیث ومصطلہ : ڈاکٹر صبحی الصالح۔ اصول الحدیث علوم ومصطلہ : ڈاکٹر محمد عجاج الخطیب۔ تیسیر المصطلح الحدیث : ڈاکٹر محمد طحان۔ شامل ہیں۔

ضرورت واہمیت

علم اصول حدیث اپنی افادیت کے لحاظ سے نافع ترین علم ہے، جس کا مقصد ہی قبول وعدم قبول کے لحاظ سے حدیث کا مطالعہ کرنا ہے۔ اس علم سے معلوم ہوتا ہے کہ کون سی حدیث قابل استفادہ ہے اور کون سی حدیث قبولیت کے معیار سے فروتر ہے۔ فتنہ وضع حدیث سے لے کر عصرِ حاضر کے فتنہ انکارِ حدیث تک اس علم نے علمِ حدیث کی حفاظت کی اور علم حدیث کو عروج کمال تک پہنچایا کہ آج بھی تحقیق و تنقید کے تمام اصولوں کو استعمال کرنے کے بعد کوئی متعصب اور ہٹ دھرم معترض ہی حدیث کی حجیت کا انکار کر سکتا ہے۔ شریعتِ اسلامی میں حدیث وسنت کی اہمیت کے پیش نظر اصول حدیث کا علم بھی اپنے آغاز سے لے کر آج تک مسلمانوں کے بنیادی علوم میں شامل رہا ہے۔ مسلمان دنیا کے جس خطے میں بھی گئے اپنے علوم و فنون ساتھ لے کر گئے۔ چنانچہ برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں نے یہاں بھی ان علوم کی اشاعت کی اور ان علوم میں اپنی خدمات سرانجام دیں۔ لہٰذا برصغیر میں علم اصول حدیث پر مرتب شدہ مواد کا اجمالی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

1- حسن بن محمد صغانی لاہوری (م ۶۵۰ھ/۱۳۵۲ء)

ابو الفضائل حسن بن محمد بن حسن صغانی لاہوری حضرت عمر بن خطابؓ کی اولاد میں تھے۔ کنیت ابو الفضائل اور لقب رضی الدین ہے۔ اصل وطن صغان ہے جسے فارسی میں چغان کہا جاتا ہے۔ ان کے آباؤ اجداد صغان سے لاہور آ گئے تھے۔ ان کی ولادت ۵۵۷ھ میں لاہور میں ہوئی۔ حسن بن محمد صغانی جہاں بہت بڑے محدث، فقیہ اور لغوی تھے وہاں کثیر التصانیف بھی تھے، ان کی تصانیف کا دائرہ حدیث و فقہ اور لغت تک پھیلا ہوا تھا۔ حدیث میں ان کی کتاب "مشارق الانوار النبویۃ من صحاح الاخبار المصطفویہ "صدیوں ہندوستان میں پڑھائی جاتی رہی۔ اصولِ حدیث کے ضمن میں انہوں نے تین عربی کتب تصنیف کیں:

الف۔ علم الرجال میں "درالصحابة فی بیان و فیات الصحابة" اس کتاب میں ان مقامات کا ذکر کیا گیا جہاں رسول کریم ﷺ کے آٹھ سو صحابہؓ نے وفات پائی، اس میں صحابہ کرامؓ کے اسماء گرامی حروف تہجی ترتیب کے ساتھ لکھے گئے ہیں۔

ب۔ موضوع احادیث میں انہوں نے "الدر الملتقط فی تبیین الغلط" اس کتاب میں تقریباً ۱۲۰۰ حادیث ہیں) اور " الموضوعات " (اس کتاب میں تقریباً ۱۱۴۵ حادیث ہیں۔[7]

2- شیخ نظام الدین بن سیف الدین کاکوروی (۹۸۱ھ/۱۲۴۲ء)

شیخ نظام الدین بن سیف الدین کاکوروی شیخ بھیکہ یا بھیکن کے نام سے مشہور تھے۔ ۸۹۰ھ میں کاکوری ضلع لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ حافظِ قرآن اور قرآتِ سبعہ کے ماہر تھے۔ ۹۸۱ھ میں اس دنیا سے رحلت کی۔ شیخ نظام الدین بن سیف الدین کاکوروی علم و فضل و صاحب طریقت ہونے کے ساتھ ساتھ مصنف بھی تھے۔ علم اصول حدیث پر انہوں نے فارسی زبان میں ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام: "**منہج در اصول حدیث**" ہے۔[8]

3- شیخ محمد طاہر پٹنی (۹۸۶ھ/۱۵۷۸ء)

شیخ محمد بن طاہر بن علی پٹنی ۹۱۲ ھ کو شہر پٹن میں پیدا ہوئے۔آپ برصغیر کے دسویں صدی کے بہت بڑے عالم، محدث، لغوی، مبلغ اور مصنف تھے۔اس عظیم المرتبت عالم، محدث و فقیہ نے ۹۶۴ھ میں اجین اور سارنگ پور کے درمیان جام شہادت نوش کیا۔ شیخ محمد بن طاہر پٹنی متعدد علمی کتابوں کے مصنف تھے جو بہت مقبول ہوئیں۔ان میں سے چار کا تعلق اصولِ حدیث سے ہے جو عربی زبان میں ہیں۔ایک علم غریب الحدیث سے تعلق رکھتی ہے۔ دو موضوع حدیث سے متعلق ہیں اور ایک اسماء الرجال سے، جن کی مختصر تفصیل حسب ذیل ہے:

الف۔ مجمع بحار الانوار فی غرائب التنزیل و لطائف الاخبار: یہ حدیث کی ایک لغت ہے جس میں احادیث رسول ﷺ کے غرائب الفاظ کو جمع کیا گیا ہے۔[9]

ب۔ تذکرۃ الموضوعات: یہ موضوع حدیث کے متعلق ایک ضخیم کتاب ہے۔ اس کے مقدمہ میں مصنف نے یہ وضاحت کی ہے کہ حدیث کی پرکھ کے بعد اسے موضوع قرار دینا چاہئے۔اس کتاب کے کل ۳۱۰ صفحات ہیں۔

ج۔ قانون الموضوعات والضعفاء: یہ کتاب بھی مذکورہ بالا کتاب کی طرح ۱۹۲۴ء میں مصر سے ادارۃ المنیرۃ ہی کی طرف سے تذکرہ الموضوعات کے ساتھ بطور ذیل طبع ہوئی ہے جو ۲۸۸ صفحات پر مشتمل ہے۔

د۔ المغنی فی ضبط اسماء الرجال و معرفۃ کنی الرواۃ والقابھم وانسابھم: یہ کتاب اسنادِ حدیث میں وارد افراد کے ناموں، ان کی کنیتوں، القاب اور ان کے انساب کو بیان کرتی ہے۔[10]

4- شیخ وجیہ الدین بن نصراللہ بن عماد الدین علوی گجراتی: (م ۹۹۷ھ/۱۵۸۸ء)

شیخ وجیہ الدین بن نصر اللہ بن عماد الدین علوی گجراتی ۹۱۱ھ میں گجرات کے ایک گاؤں جانپانیر میں پیدا ہوئے۔ آپ اپنے دور کے عالم کبیر، مفسر و فقیہ اور شیخ و امام گردانے گئے۔ ارضِ ہند کے اس عظیم المرتبت عالم و فقیہ اور مصنف نے ۹۹۸ھ کو احمد آباد میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔ شیخ وجیہ الدین بہت بڑے مصنف، شارح اور محشیٰ بھی تھے، انہوں نے مختلف علوم و فنون میں کم و بیش ستائیس (۲۷) درسی اور غیر درسی کتابوں پر شروح اور حواشی تحریر کئے جو اہلِ علم میں مقبول ہوئے اور لوگوں نے ان سے استفادہ کیا۔ علم اصولِ حدیث پر انہوں نے حافظ ابن حجر کی مشہور کتاب "**نزهة النظر شرح نخبة الفكر**" کے حواشی لکھے جس کا نام: "**شرح شرح نخبة الفكر**" رکھا۔[11]

5-طاہر بن یوسف سندھی (م ۱۰۰۴ھ/۱۵۹۵ء):

شیخ طاہر بن یوسف بن رکن الدین سندھ سے تعلق رکھنے والے ممتاز محدثین میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ نے ابتدائی علوم شیخ شہاب الدین سندھی سے حاصل کئے اور حدیث کے علوم کے لئے آپ نے گجرات، احمد آباد اور برھانپور کے اسفارِ علمیہ کئے۔ آپ کی وفات ۱۰۰۴ھ میں ہوئی۔ آپ ایک معتبر عالم ہونے کے ساتھ ساتھ مصنف بھی تھے۔ علم اصولِ حدیث میں آپ نے بخاری شریف کے رجال پر کام کیا، آپ کی کتاب کا نام: "**شرح اسماء الرجال للبخاری**" ہے۔[12]

5- قاضی محمد اکرم نصر پوری (اوائل گیارہویں صدی ہجری)

قاضی محمد اکرم صوبہ سندھ میں حیدر آباد کے نواح میں آباد گاؤں نصر پور کے رہنے والے تھے اور اپنے زمانے کے بہت بڑے عالم، محدث اور فقیہ تھے۔ ان کے والد قاضی عبدالرحمٰن تھے جو جید عالم اور ممتاز فاضل تھے اور شاہ جہاں کے عہد سے لے کر اورنگ زیب عالمگیر تک حکومت میں حرمین شریفین کے نذرانوں کے متولی رہے۔ حدیث و فقہ اور علوم عربیہ میں مہارت رکھتے تھے۔ اصولِ حدیث پر ان کی گہری نظر تھی اس موضوع پر ایک کتاب بھی تصنیف کی جس کا نام: "**امعان النظر فی توضیح نخبة الفكر**" ہے۔[13]

7- شیخ عبدالنبی شطاری گجراتی (وسط گیارہویں صدی)

شیخ عبدالنبی سلسلہ شطاریہ سے بیعت تھے آپ صوفی اور جید عالم تھے۔آپ نے مختلف علوم میں متعدد کتابیں تصنیف کیں۔ علم اصولِ حدیث پر انہوں نے حافظ ابن حجر کی مشہور کتاب " **نخبة الفكر**" کی شرح لکھی جس کا نام: "**شرح شرح نخبة الفكر**" رکھا۔[14]

8-عبدالنبی اکبر آبادی (وسط گیارہویں صدی)

عبدالنبی اکبر آبادی سندیلہ میں پیدا ہوئے۔ پھر ہجرت کرکے اکبر آباد چلے گئے، آپ صاحب تصانیف کثیرہ ہیں۔ علم اصولِ حدیث پر انہوں نے حافظ ابن حجر کی مشہور کتاب **"نزهة النظر"** کی شرح لکھی، جس کا نام: **"شرح شرح نخبة الفكر"** رکھا۔[15]

9-عبدالقادر العیدروس (م ۱۰۳۸ھ/۱۶۲۸ء)

عبدالقادر بن شیخ حضرمی بن عبداللہ ۲۰ ربیع الاول ۹۷۸ھ میں پیدا ہوئے۔ قرآن کریم حفظ کرنے کے بعد اپنے زمانے کے کبار علماء سے مختلف علوم و فنون سے استفادہ کیا۔ حصولِ علم کے بعد آپ کی زندگی درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں گذری۔ آپ نے ۱۰۳۸ھ میں احمد آباد میں وفات پائی۔ علم الرجال پر آپ کی لکھی گئی کتاب کا نام: **"النور السافر في اخبار قرن العاشر"** ہے۔[16]

10-عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ/۱۶۴۲ء)

عبدالحق محدث دہلوی اسلام شاہ سوری کے عہد میں ۹۵۸ھ کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ آپ برصغیر کے رفیع المرتبت محدث، عظیم الشان فقیہ، جلیل القدر عالم اور فقید المثال مصنف تھے۔ آپ علوم و فنون کی تمام شاخوں پر عبور رکھتے تھے۔ شیخ عبدالحق دہلوی نے ۱۹۵۲ھ میں دہلی میں وفات پائی اور حوض شمسی کے قریب ایک مقبرے میں جسے انہوں نے خود تعمیر کرایا تھا، دفن کئے گئے۔ شیخ عبدالحق دہلوی بہت زیادہ لکھنے والے مصنف تھے۔ مختلف علوم و فنون پر انہوں سو سے زائد کتابیں لکھیں، جن میں سے دو کا تعلق علم اصول حدیث سے ہے اور یہ دونوں کتابیں عربی زبان میں لکھی گئی تھیں:

الف۔ مقدمة في اصول حديث: یہ وہ مقدمہ ہے جو شیخ نے اپنی کتاب **"لمعات التنقيح شرح مشكوة المصابيح"** کے شروع میں لکھا تھا۔ یہ مقدمہ علم حدیث، محدثین اور اقسام حدیث پر مشتمل ہے۔ اس مقدمہ میں ائمہ صحاح ستہ کے ساتھ ساتھ کئی دوسرے ائمہ محدثین کے حالات بیان کئے گئے ہیں۔

ب۔ الاكمال في اسماء الرجال: یہ کتاب ان راویوں کے بارے میں ہے جن کا ذکر **"مشكوة المصابيح"** میں ہے۔ یہ لمعات مکمل ہونے کے بعد لکھی گئی۔اس کتاب میں خلفائے راشدین، ازواجِ مطہرات، آل رسول ﷺ اور ممتاز محدثین کے حالات مختصراً درج کئے گئے ہیں۔[17]

11-ابوالحسن کبیر سندھی ٹھٹھوی (م۱۱۳۶ھ/۱۷۲۳ء)

آپ کا نام محمد بن عبدالہادی سندھی ٹھٹھوی مدنی اور کنیت ابوالحسن ہے، آپ کے شہر ٹھٹھہ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے حصول علم کے لئے حجاز کا سفر کیا اور وہیں کے ہو کر رہ گئے۔ آپ کا انتقال ۱۱۳۶ھ میں مدینہ منورہ میں ہوا۔ آپ کی تالیفات میں غالب حصہ علم حدیث کا ہے، صحاح ستہ کے علاوہ آپ نے مسند امام احمد پر بھی حاشیہ لکھا۔ علم اصولِ حدیث پر آپ نے حافظ ابن حجر کی کتاب: **"نخبة الفكر"** پر حاشیہ لکھا۔[18]

12- محمد بن عبدالرحمٰن (م وسط بارہویں صدی)

آپ علم حدیث اور فن رجال میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ بارہویں صدی کے وسط میں آپ کی وفات ہوئی۔ علم اصولِ حدیث کے فن رجال میں آپ نے ایک کتاب لکھی، جس کا نام: **"الجمع بين رجال الصحيحين "** ہے۔[19]

13-شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۱۱۷۶ھ/۱۷۶۲ء)

بر صغیر کے امام المحدثین والمفسرین شاہ ولی اللہ بن عبدالرحیم ۱۴ شوال ۱۱۱۴ ھ کو پیدا ہوئے۔ آپ علم حدیث کے علاوہ تفسیر، اصولِ تفسیر، علم العقائد، اصول فقہ، علم تصوف، زبان وادب اور عربی وفارسی میں مہارت رکھتے تھے۔ ۶۲ سال کی عمر میں آپ نے ۱۱۷۴ھ میں وفات پائی۔ آپ نے مختلف فنون میں کتابوں کی شکل میں گرانقدر علمی ورثہ چھوڑا جن میں بعض کو بڑی شہرت حاصل ہوئی، جیسے: **"حجة الله البالغه "**۔ شاہ ولی اللہ کی درج ذیل کتابیں اصولِ حدیث کے مختلف فنون سے بحث کرتی ہیں:

الف۔ الارشاد الی مهمات الاسناد (عربی): یہ تالیف اسناد کے موضوع پر ہے۔ اس میں ان کے اساتذہ اور شیوخ حرمین کا ذکر موجود ہے۔[20]

ب۔ الانتباه فی سلاسل اولیاء الله واسانید وارثی ﷺ (فارسی): یہ کتاب تین حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصے میں سلاسلِ اولیاء کا تذکرہ ہے، دوسرے حصے میں احادیث اور فقہ مذاہب اربعہ کی بعض کتابوں کی سندوں کا بیان ہے اور تیسرے حصے میں فقہ اور اجتہاد کے بارے میں مباحث موجود ہیں۔

ج۔ مایجب حفظہ للناظر (فارسی): اس کتاب میں اصول حدیث کے بعض قواعد بیان ہوئے ہیں۔[21]

14- مرتضٰی حسن زبیدی بن محمد بلگرامی (م۱۲۰۵ھ/۱۷۹۰ء)

مرتضٰی حسن زبیدی بن محمد بلگرامی ۱۱۴۵ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کو علم لغت اور علم حدیث میں خاص مہارت حاصل تھی۔ آپ نے بروز ہفتہ ماہِ شعبان میں ۱۲۰۵ھ کو مرض طاعون سے وفات پائی۔ مرتضٰی حسن زبیدی بن محمد

بلگرامی کثیر التصانیف تھے، علم لغت میں ان کی کتاب **"تاج العروس شرح القاموس"** کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ علم اصول حدیث میں ایک کتاب آپ نے بطور علمی ورثہ چھوڑی، جس کا نام: **"رسالۃ فی اصول الحدیث"** ہے۔[22]

15-سلام اللہ سرھندی رام پوری (م ۱۲۲۹ھ/۱۸۱۳ء)

سلام اللہ بن شیخ الاسلام فخر الدین سراج احمد سرھندی، شاہ عبدالعزیز کے ہم عصر تھے۔ دہلی کو چھوڑ کر رام پور چلے گئے اور محدث رام پور کے لقب سے معروف ہوئے۔ رام پور ہی میں جمادی الثانی ۱۲۲۹ھ میں وفات پائی۔ سلام اللہ سرھندی رام پوری نے عربی اور فارسی دونوں زبانوں میں علم حدیث کی خدمت کی اور متعدد کتابیں علمی ورثہ کے طور پر چھوڑیں، اصولِ حدیث پر ان کی ایک کتاب: **"رسالۃ اصول الحدیث"** علمی یادگار ہے۔[23]

16- شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م ۱۲۳۹ھ/۱۸۲۳ء)

شاہ عبدالعزیز بن ولی اللہ دہلوی ۲۴ رمضان المبارک بروز جمعہ ۱۱۵۹ھ کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ چونکہ آپ تمام بھائیوں سے عمر میں بڑے تھے اس لئے والد شاہ ولی اللہ کی مسند تحدیث وخلافت بھی آپ کو ہی تفویض ہوئی اور شاہ ولی اللہ کی وہ پود جو آپ نے ترویج حدیث کی شکل میں لگائی تھی، زیادہ انہماک سے اس کی آبیاری ہونے لگی۔ آپ نے ۷ شوال بروز ہفتہ ۱۲۳۹ھ کو ۸۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔[24] علم اصولِ حدیث پر آپ نے دو کتابیں تالیف فرمائیں جو فارسی زبان میں ہیں:

ا۔ بستان المحدثین فی تذکرہ الکتب والمحدثین (فارسی)

اس کتاب میں آپ نے صحاح، سنن، موطا، مسانید، مصنفات، معاجم، اجزاء، اربعینات اور دیگر اقسام احادیث کی تقریباً ایک سو کتابوں کا تفصیلی تعارف پیش کیا ہے۔ یہ کتاب کئی بار بر صغیر میں طبع ہوئی۔ مولانا عبدالسمیع دیوبندی کے قلم سے اس کا اردو ترجمہ بھی سعید اینڈ کمپنی کراچی سے شائع ہو چکا ہے، جو ۲۵۲ صفحات پر مشتمل ہے۔

ب۔ عجالہ نافعہ (فارسی)

اس کتاب شاہ عبدالعزیز بن ولی اللہ دہلوی مصطلحات علم حدیث کو بیان کیا، پھر طبقات کتب حدیث کے ضمن میں تقریباً ۶۰ مصنفین کی کتب کا تعارف پیش کیا گیا۔ تفسیر کی بعض کتب کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ یہ کتاب بر صغیر میں بار بار طبع ہوئی، اس کا ۵۲۴ صفحات پر مشتمل اردو ترجمہ: **"فوائد جامعہ بر عجالہ نافعہ"** کے نام سے مولانا عبدالحلیم چشتی کے قلم سے ۱۹۶۴ء میں نور محمد اصح المطابع کراچی سے چھپ کر منظر عام پر آچکا ہے۔اس کتاب کا

۱۲۸ صفحات پر مشتمل عربی ترجمہ : "**العجالة النافعة مع التعليقات الساطعة** " کے نام سے حافظ عبدالرشید السّلفی کے قلم سے منظر عام پر آ چکا ہے جسے مکتبہ سعدیہ خانیوال نے ۱۹۷۵ء میں شائع کیا۔[25]

17-عبدالعزیز بن احمد پرہاروی (م ۱۲۳۹ھ ۱۸۲۳ء)

عبدالعزیز بن احمد بن حامد پرہاروی ۱۲۳۹ھ میں کوٹ ادو کی مضافاتی بستی بڑھیاراں میں پیدا ہوئے۔آپ علوم مروجہ تفسیر، حدیث، فقہ، اصول فقہ، عقائد و کلام، منطق و فلسفہ اور طب و فلکیات وغیرہ میں مہارت رکھتے تھے۔ آپ کی وفات ۱۲۳۹ھ کے لگ بھگ ہوئی۔ علامہ کو اللہ تعالیٰ نے ذکاء و فہم کا وافر حصہ عطا کیا تھا، آپ سالوں کا کام مہینوں میں کر لیتے تھے۔ آپ نے تیس کتابیں بطور علمی ورثہ چھوڑیں، جن میں اصول حدیث سے متعلق ایک کتاب ہے جس کا نام: "**کوثر النبی ﷺ**" (یہ مصطلحاتِ حدیث پر وقیع کتاب ہے)[26]

18-عبداللہ مدراسی (م ۱۲۶۷ھ/۱۸۵۰ء)

شیخ عبداللہ بن عبدالقادر بن صادق مدراسی ۱۲۰۵ھ کو مدراس میں پیدا ہوئے۔ آپ ساری زندگی درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں مشغول رہے۔آپ کا ۱۲۶۷ھ میں انتقال ہوا۔ علم حدیث پر متعدد تصانیف چھوڑیں، ایک کتاب اصولِ حدیث کے فن رجال سے متعلق بھی تھی جس کا نام: " **كتاب فی رجال الصحيح المسلم** " ہے۔

19-عبدالحیٔ لکھنوی (۱۳۰۴ھ/۱۸۸۶ء)

شیخ عبدالحیٔ لکھنوی ۲۶ ذی القعدہ ۱۲۶۴ھ کو لکھنو کے مضافات میں بانڈا کے مقام پر پیدا ہوئے۔ پوری زندگی تصنیف وتالیف اور تدریس میں گذارنے کے بعد ربیع الاول ۱۳۰۴ھ کو لکھنو میں انتقال ہوا۔ آپ کے محبوب ترین فنون علم حدیث اور فقہ تھے۔ آپ نے متعدد فقہی اور حدیثی کتب کے حواشی لکھے، مجموعی طور پر آپ کی تصنیفات کی تعداد ۱۱۰ ہے۔ جن میں سے تین کا تعلق اصولِ حدیث سے ہے اور تینوں عربی زبان میں ہیں:

الف۔ الرفع و التکمیل فی الجرح والتعدیل (عربی): جیسا کہ نام سے ظاہر ہے یہ جرح و تعدیل کے فن میں ایک جامع کتاب ہے۔اس کتاب کے ۱۲۵ ابواب ہیں۔

ب۔ الاجوبة الفاضلة للاسئلة العشرة الكاملة (عربی) : اس کتاب میں ان دس سوالوں کا جواب ہے جو مولانا محمد حسین بٹالوی نے مولانا عبدالحیٔ لکھنوی سے پوچھے تھے۔ سوالوں کا تعلق علم اصول حدیث کے مختلف مباحث سے ہے۔

ج۔ ظفر الامانی بشرح مختصر السید الشریف الجرجانی فی مصطلح الحدیث (عربی): یہ کتاب علم مصطلح الحدیث میں سید شریف جرجانی (م ۸۱۲ھ) کی کتاب " **المختصر السید الشریف الجرجانی** " کی شرح ہے۔ سید شریف نے شیخ حسین بن محمد بن عبداللہ الطیبی کی کتاب " **الخلاصہ فی اصول الحدیث** " کو " **المختصر** " کے نام سے تلخیص کیا تھا۔[27]

20-نواب صدیق حسن خان (م ۱۳۰۷ھ/۱۸۸۹ء)

نواب صدیق حس خان بانس بریلی میں ۱۹ جمادی الاول ۱۲۴۸ھ کو پیدا ہوئے۔ رئیسہ بھوپال سکندر جہاں بیگم کی وفات کے بعد ان کی صاحبزادی نواب شاہ جہاں بیگم سے ان کی شادی ہوئی۔ آپ کی وفات ۱۳۰۷ھ کو بھوپال ہی میں ہوئی۔ آپ نے زر کثیر صرف کرکے حدیث کی کتابیں طبع کرائیں اور خود بھی مختلف فنون میں کتابیں تصنیف کیں۔ ان کی مؤلفات کی کل تعداد ۲۲۲ ہے، جن میں سے تین کا تعلق علم اصول حدیث سے ہے جو درج ذیل ہیں:

الف۔ منہج الوصول الی اصطلاح حدیث احادیث الرسول ﷺ (فارسی) یہ کتاب مطبع شاہ جہاں بھوپال سے ۱۲۹۲ھ میں شائع ہوئی۔ اس میں نہایت سلیس فارسی زبان استعمال کی گئی ہے۔ کتاب ۲۳۷ صفحات پر مشتمل ہے۔

ب۔ سلسلۃ العسجد فی ذکر مشائخ السند (فارسی) اس کتاب میں ۱۳۴ صفحات اور چھ فصلیں ہیں۔ صحاح ستہ کے خود اپنے مشائخ کا سلسلہ سند ذکر کیا گیا ہے، اس کے علاوہ دیگر عنوانات اِصول حدیث کو بھی زیر بحث لایا گیا ہے۔

ج۔ الحطہ فی ذکر الصحاح الستۃ (عربی) یہ کتاب بر صغیر میں تقسیم ہند سے پہلے اور تقسیم ہند کے بعد کئی بار طبع ہوئی۔ یہ کتاب ۱۹۷۷ء میں اسلامی اکادمی لاہور اور ۱۹۷۵ء میں دارالکتب العلمیہ بیروت سے شائع ہو چکی ہے۔

21-محمد حسین ہزاروی (م ۱۳۰۸ھ/۱۸۹۰ء)

آپ گڑھی حبیب اللہ خاں تحصیل ہری پور، ہزارہ میں پیدا ہوئے اور ۱۳۰۸ھ میں انتقال ہوا۔ تدریس کے ساتھ ساتھ تصنیف کرتے رہے۔ آپ کی چار تصنیفات میں سے دو کا تعلق علم اصول حدیث سے ہے جو حسب ذیل ہیں:

الف۔ تحفۃ الباقی شرح الفیۃ العراقی (عربی) یہ کتاب حافظ زین الدین بن الحسین العراقی (م ۸۰۵ھ) کی منظوم کتاب "**الفیۃ العراقی**" کی مختصر سی شرح ہے جو حاشیہ پر درج ہے۔ حاشیہ سمیت کتاب بڑے سائز کے ۱۷۲ صفحات پر مشتمل ہے جو مطبع فاروقی دہلی سے ۱۳۰۰ھ میں طبع ہوئی۔[28]

ب۔ شرح الشرح نخبۃ الفکر (فارسی) یہ حافظ ابن حجر کی کتاب **"نزھة النظر شرح نخبة الفكر "** کی شرح ہے، جس کا نام آپ نے **" تصحیح النظر فی توضیح نخبۃ الفکر علی مصطلح الاثر "** رکھا۔ یہ کتاب ۱۳۰۶ھ اور ۱۳۰۸ھ میں مطبع محمدی لاہوری سے طبع ہوئی۔ اس کے ۳۹۲ صفحات ہیں۔[29]

22- عبدالرحمٰن مبارکپوری (م ۱۳۵۳ھ/۱۹۳۵ء)

عبدالرحمٰن بن مولانا حافظ عبدالرحیم ساری عمر درس وتدریس اور تصنیف وتالیف میں مشغول رہے۔ ۱۳۵۳ھ اس دار فانی سے رخصت ہوگئے۔ آپ کی دو در جن کے قریب مختلف موضوعات پر کتب اور رسائل تصنیف کئے جن میں سے **" تحفة الاحوذی "** کا مقدمہ اصول سے متعلق ہے: **مقدمہ تحفة الاحوذی شرح جامع الترمذی** (عربی) یہ مقدمہ دو ابواب اور ۳۲۴ صفحات پر مشتمل ہے۔[30]

23- شبیر احمد عثمانی (۱۳۶۹ھ/۱۹۴۹ء)

مولانا شبیر احمد عثمانی ۱۳۰۵ھ کو دیوبند ضلع سہارنپور میں پیدا ہوئے۔ ۱۳۵۶ھ میں دارالعلوم دیوبند کے مہتمم مقرر ہوئے۔ حالاتِ حاضرہ پر گہری نظر رکھتے تھے، آپ کی تحریر و تقریر عوام و خواص میں بڑی مقبول تھیں۔ صفر ۱۳۶۹ھ کو بہاول پور میں فوت ہوئے اور کراچی میں دفن کئے گئے۔ آپ نے دس کے قریب کتب علمی ورثہ کے طور پر چھوڑیں۔ قرآن کریم پر لکھے گئے آپ کے حواشی اور "فتح الملهم شرح صحيح مسلم" کو بڑی شہرت ملی، اس کا مقدمہ علم اصول حدیث میں معلومات کا خزانہ ہے۔ **فتح الملهم شرح صحيح مسلم (عربی)** ابتدا میں پچاس صفحات پر مشتمل یہ مقدمہ اصول حدیث کی معلومات سے بھرا ہوا ہے۔[31]

24- محمد ادریس کاندھلوی (۱۳۹۰ھ/۱۹۷۴ء)

آپ ۱۳۱۷ھ کو اپنے آبائی وطن یوپی کے مردم خیز قصبے "کاندھلہ" ضلع مظفر نگر میں پیدا ہوئے۔ آپ ہزاروں طلبہ کو علم کے زیور سے آراستہ کرکے ۱۹۷۴ء کو اس دار فانی سے رخصت ہوئے۔ آپ ایک بہترین مدرس ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہترین مؤلف بھی تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے تقریباً پچاس کتب اور رسائل علمی ورثہ کے طور پر چھوڑیں۔ ان میں سے دو کا تعلق اصول حدیث سے ہے جو حسب ذیل ہیں:

الف۔ منحة المغيث شرح الفيه الحديث (عربی): یہ کتاب حافظ زین الدین العراقی کے منظوم الفیہ الحدیث کی شرح ہے جو اپنے اندر بڑی جامعیت لئے ہوئے ہے۔[32]

ب۔ مقدمہ الحدیث (عربی) : اس کتاب میں آپ نے علم اصول حدیث کے ان مسائل کا احاطہ کیا ہے جس کی ایک مبتدی طالب علم کو مطالعہ حدیث شروع کرنے سے پہلے ضرورت ہوتی ہے۔ یہ پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔[33]

25- ظفر احمد عثمانی (م ۱۳۹۴ھ/ ۱۹۷۴ء)

آپ ۱۳ ربیع الاول ۱۳۱۰ھ کو دیوبند ضلع سہارنپور میں شیخ لطیف احمد عثمانی کے گھر پیدا ہوئے۔آپ آخری وقت تک تدریس حدیث میں لگے رہے۔ ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۹۴ھ کو آپ کا انتقال ہوا۔آپ نے بے شمار چھوٹی بڑی کتابیں تحریر فرمائیں لیکن سب سے زیادہ شہرت " **اعلاء السنن** " کو ملی۔اس کا مقدمہ جسے : "**انباء السکن الی من یطالع اعلاء السنن** " کا نام دیا گیا اپنی افادیت کے اعتبار سے بہت عمدہ ہے۔اس کے پہلے حصے میں علم اصول حدیث کے بارے میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔[34]

26- عبدالسلام مدنی

مولانا عبدالسلام مدنی جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے فارغ التحصیل اور جامعہ سلفیہ بنارس بھارت کے مدرس ہیں۔ موصوف نے ابن حجر عسقلانی کی مشہور کتاب " **نزهة النظر شرح نخبة الفكر** " پر حواشی لکھے۔حواشی عربی زبان میں ہیں اور جامعہ سلفیہ بنارس بھارت سے ۱۹۷۲ء میں شائع ہوئے۔

27-مولانا محمد رفیق اثری

آپ مولانا سلطان محمود محدث جلال پور پیر والا کے ہونہار شاگرد ہیں اور جامعہ دارالحدیث جلال پور پیر والا ہی میں تدریسی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔آپ نے حافظ زین الدین العراقی (م ۸۰٦ھ) کے الفیہ پر حواشی لکھے ہیں،جو عربی زبان میں ہیں اورانہیں : "**التعليقات الاثرية** " کا نام دیا گیا ہے۔ یہ تعلیقات الفیہ کے ساتھ "**الفية الحديث مع التعليقات الاثرية** " کے نام سے ۱۹٦۸ء میں چھپی۔تعلیقات کے ساتھ کتاب ۱۰۴ صفحات پر مشتمل ہے۔[35]

28۔ مولانا محمد حسن جان

مولانا محمد حسن جان ملک کے ممتاز عالم دین اور سابق ممبر قومی اسمبلی ہیں۔آپ نے اصول حدیث کے متعلق ایک کتاب لکھی ،جس کا نام "**احسن الخبر فی مبادی علم الاثر** "ہے۔کتاب ۲۱۲ صفحات پر مشتمل ہے اور جامعہ امداد العلوم الاسلامیہ پشاور سے ۱۹۹۵ء میں شائع ہوئی۔

29۔ مولانا عبدالرحمٰن

مولانا عبدالرحمٰن دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی کے شیخ الحدیث ہیں۔آپ نے اصول حدیث کو ایک مختصر کتاب میں جمع کیا جس کا نام: **"جواھر الاصول فی مصطلح احادیث الرسول "** ہے۔کتاب کے کل ۸۸ صفحات ہیں اور دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی سے ۱۹۶۷ء میں شائع ہوئی۔[36]

30- محمد انور بدخشائی

مولانا محمد انور بدخشائی جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی میں مدرس ہیں۔آپ نے حافظ ابن حجر کی مشہور کتاب "نزھتہ النظرشرح نخبۃ الفکر "پر تعلیقات مرتب کی ہیں اور انہیں: **" تسہیل شرح نخبۃ الفکر "** کے نام سے کتابی شکل میں بیت العلم کراچی سے ۱۴۰۴ھ میں شائع کیا۔کتاب کے کل ۱۲۶ صفحات ہیں۔[37]

31- خیر محمد جالندھری

خیر محمد جالندھری نے ابن حجر عسقلانی کی کتاب **"نخبۃ الفکر فی مصطلح اھل الاثر"** کا ترجمہ اور شرح **"تحفۃ الدرر "** کے نام سے کیا ہے جس پر سعید احمد پالن پوری نے نظر ثانی کی ہے۔اس کتاب کا ناشر قدیمی کتب خانہ، کراچی ہے۔ یہ کتاب ۱۰۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ اصولِ حدیث پر یہ کتاب علمی حلقوں میں مختصر نام "نخبۃ الفکر" سے جانی جاتی ہےاور اپنی افادیت کے پیش نظر اکثر مدارس دینیہ میں شامل نصاب ہے۔اس مختصر رسالہ میں ابن حجر نے علومِ حدیث کے تمام اہم مباحث کا احاطہ کیا ہے۔ حدیث اور اصول میں نخبۃ الفکر کو وہی مقام حاصل ہے جو علم لغت میں خلیل بن احمد کی کتاب العین کو۔ مختصر ہونے کے باوجود یہ اصول حدیث میں اہم ترین مصدر ہے کیونکہ بعد میں لکھی جانے والی کتب اس سے بے نیاز نہیں۔حافظ ابن حجرؒ نے ہی اس کتاب کی شرح "نزھۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر فی مصطلح اھل الاثر" کے نام سے لکھی جسے متن کی طرح قبول عام حاصل ہوا۔ اور پھر ان کے بعد کئی اہل علم نے نخبۃ الفکر کی شروح لکھی۔زیر نظر کتاب "تحفۃ الدرر" بھی اردو زبان میں نخبۃ الفکر کی اہم شرح ہے۔جس سے طلباء واساتذہ کے لیے نخبۃ الفکر سے استفادہ اور اس میں موجود اصطلاحات حدیث کو سمجھنا آسان ہوگیا ہے۔یہ شرح مولانا سعید احمد پالن پوری کی کاوش ہے۔[38]

32- عزیر یونس سلفی المدنی

زیر تبصرہ کتاب**"اصول التخریج"**عزیر یونس السّلفی المدنی (فاضل مدینہ یونیورسٹی، سابق استاذ جامعہ لاہور الاسلامیہ،لاہور) کی تصنیف ہے جس پر حافظ محمود تبسم نے نظر ثانی کا کام انجام دیا ہے۔ اس کا ناشر مکتبہ دار

التوحید الاسلامیہ لاہور ہے، یہ کتاب ۲۷۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ مصنف نے اس کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ پہلے حصے میں تخریج کی مبادیات، تخریج کے چھ اصول، ان کی تفصیل اور ان میں استعمال ہونے والی کتب کا تعارف، ان کا طریقۂ استعمال، اور جدید طبقات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ کتاب کے دوسرے حصہ میں سند اور متن کے احوال، جرح و تعدیل کے مراتب اور رجال پر لکھی جانے والی کتب اور ان کا طریقۂ استخدام بیان کیا گیا ہے۔ فاضل مصنف نے انتہائی محنت و کوشش کے ساتھ یہ کتاب مرتب کی ہے اور الگ الگ تبویب کے ساتھ بہت احسن انداز میں اصطلاحات اور جرج و تعدیل کے اصول اور اس فن پر لکھی گئی کتب کا تعارف اور ان سے استفادہ کا طریقہ بھی لکھ دیا ہے۔[39]

33- ڈاکٹر اقبال احمد محمد اسحاق بسکوہری

الف: اصول حدیث: کتاب " اصول حدیث " محترم جناب ڈاکٹر اقبال احمد محمد اسحاق بسکوہری (صدر شعبہ حدیث، جامعہ محمد منصورہ مالیگاؤں) کی کاوش ہے یہ رسالہ انہوں نے بعض نوجوانوں کی فرمائش پر تحریر کیا جو اولاً " اخبار سلف " مالیگاؤں میں قسط وار شائع ہوا۔ بعد اس کی افادیت کے پیش نظر اس میں اضافہ و نظر ثانی کے بعد اسے مکتبہ قاسم العلوم، لاہور سے ۹۸ صفحات پر کتابی صورت میں شائع کیا گیا۔ یہ کتاب ایک مقدمہ، تمہید، اور تین ابواب پر مشتمل ہے۔ فاضل مصنف نے اس کتاب میں فن مصطلح الحدیث کو ذہن نشین کروانے کی بھرپور کوشش کی ہے۔[40]

ب: "جرح وتعدیل": اس کتاب کا ناشر "دار القلم " انڈیا ہے جو ۵۷۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب جرح وتعدیل کے موضوع اردو زبان میں ایک اہم کتاب ہے اور طالبانِ علوم نبوت کے لیے گراں قدر تحفہ ہے۔ فاضل مصنف نے اس کتاب میں اسناد ،طبقات رجال ، قواعد جرح وتعدیل ،ائمہ جرح وتعدیل، کتب جرح وتعدیل کے بارے فن اصول حدیث ،جرح وتعدیل، اسماء الرجال، کے بنیادی جدید وقدیم مصادر ومراجع سے مواد تفصیلاً جمع کر دیا ہے جو کہ فن حدیث پر محققانہ اور نادر علمی دستاویز ہے۔[41]

ج: "رہبر تخریج حدیث": یہ کتاب بھی ڈاکٹر اقبال احمد محمد اسحاق بسکوہری کی کاوش ہے جس کا ناشر مرکز القرآن والسنہ الہ آباد انڈیا ہے جس نے اس کتاب کو ۱۶۰ سفحات پر شائع کیا ہے۔ یہ کتاب علم حدیث کے ایک اہم گوشہ فنِ تخریج سے متعلق ہے۔اردو زبان میں اس فن کی یہ پہلی کی کتاب ہے۔ مؤلف نے اس کتاب میں بڑے اچھے انداز میں اور آسان اسلوب میں حدیث تخریج کرنے کا طریقہ بتایا ہے۔ فن حدیث کی کتابوں کی کتنی قسمیں ہیں ہر قسم کی

تعریف اوران میں سے مشہور کتابوں کا تذکرہ وتعارف اور طریقہ تخریج واضح کردیا ہے۔ کس قسم کے لئے کون سا قائدہ استعمال کیاجاسکتاہے،بڑی دقت اور مہارت سے سمجھا دیا ہے۔ فن حدیث اور دیگرفنون کی کتابوں سے حدیث کیسے تلاش کی جاسکتی ہے اوراس پر حکم کیسے لگایا جاسکتاہے۔ اس کتاب سے بہت آسانی سے معلوم کی جاسکتا ہے۔اس کتاب کو ترتیب دینے میں کتاب " تحفۃ التخریج الی ادلۃ التخریج" کوبنیاد بنایا گیا ہے۔اورانہی اصولوں، ابواب اور معلومات کو ذکر کیاگیاہے جواس میں موجود ہیں۔ مصنف موصوف نے کتاب کوعام فہم مختصراور مفید بنانے کی حتیٰ الامکان کوشش کی ہے۔ یہ کتاب مقدمہ کےعلاوہ تین ابواب پر مشتمل ہے۔[42]

34۔ ڈاکٹر حمید اللہ عبد القادر

کتاب " اصول حدیث " ڈاکٹر حمید اللہ عبد القادر (سابق استاذ الحدیث والفقہ ادارہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور) کی تصنیف ہے جسے ناشر مجید بک ڈپو فیصل آباد نے ۱۰۲ صفحات پر شائع کیا ہے۔ اس کتاب میں انہوں شرح نخبۃ الفکر کے مباحث کو سادہ اور عام انداز میں پیش کیا ہے۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے اصطلاحات کی تعریف عربی اور اردو زبان دونوں میں کی ہے اور ہر اصطلاح کے ساتھ مثالیں بھی دی ہیں۔[43]

35۔ پروفیسر ڈاکٹر عبد الرؤف ظفر

الف۔ "التحدیث فی علوم الحدیث": اس کتاب کا ناشر مکتبہ قدوسیہ، لاہور ہے جس نے اسے ۳۴۲ صفحات پر شائع کیا ہے۔ اس کتاب میں حدیث کی فضیلت واہمیت کو بیان کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی حیثیت ومنصب و نبوت کے فرائض اور مخالفت رسول اللہ ﷺ پر وعید اور منکرین حدیث کے اعتراضات و جوابات اور ان کے گروہ، علم اصول حدیث اور اس کا ارتقاء، تقسیم حدیث باعتبار ناقلین، قبول ورد کے اعتبار سے حدیث کی تقسیم، تدلیس کے بارے میں بالتفصیل ذکر، مسند الیہ کے لحاظ سے احادیث کی اقسام، مشترک مابین مقبول و مردو، شرائط قبولیت راوی، باعتبار روایت حدیث کی تقسیم، اخذ حدیث کے طریقے اور جرح وتعدیل جیسے اہم مباحث شامل ہیں۔[44]

ب۔ "علوم حدیث فنی، فکری اور تاریخی جائزہ": اس کتاب کا ناشر مکتبہ قدوسیہ اسلامک پریس، لاہور ہے جس نے اسے ۹۹۰ صفحات پر شائع کیا ہے۔ یہ کتاب اس حوالے سے انفرادی حیثیت کی حامل ہے کہ اس میں علوم الحدیث کے ہر موضوع کا مکمل احاطہ کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر موصوف نے حدیث کی ضرورت وحجیت، اسماء الرجال، جرح

و تعدیل، فن تخریج، شروح الحدیث، علم الانساب، علم معرفۃ الاسماء والکنی، لغات الحدیث الغرض حدیث کے کسی بھی موضوع کو تشنہ نہیں چھوڑا۔[45]

36۔ ابو محمد خرم شہزاد

کتاب "**الصحیفۃ من کلام ائمۃ الجرح والتعدیل علی ابی حنیفۃ** " ۱۳۲ صفحات پر مشتمل ہے جس میں مصنف نے محدثین کرام کی طرف سے امام ابو حنیفہ پر کی گئی جرح اور تعدیل کو حوالوں کے ساتھ نقل کر دیا ہے۔ اور تمام مصادر سے اصل عبارتوں کو بھی ترجمہ کے ساتھ ساتھ نقل کر دیا ہے۔[46]

37- ڈاکٹر محمد ادریس زبیر

کتاب "**علم حدیث مصطلحات اور اصول**" محترم جناب ڈاکٹر محمد ادریس زبیر صاحب کی کاوش ہے جسے الھدیٰ پبلیکیشنز، اسلام آباد نے ۲۷۰ صفحات پر شائع کیا ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے اصول حدیث کی اہم عربی کتب سے استفادہ کر کے جملہ اصطلاحات حدیث کو حوالہ اور مثالوں کے ساتھ اردو دان طبقے اور حدیث کے طلبہ وطالبات کے لئے آسان فہم انداز میں بیان کیا ہے۔ یہ کتاب اصول حدیث کی معرفت کے لئے اردو میں لکھی جانے والی کتب میں اہم اضافہ ہے۔[47]

38- ڈاکٹر رانا محمد اسحاق

کتاب "**علوم حدیث رسول ﷺ**" ڈاکٹر رانا محمد اسحاق (فاضل مدینہ یونیورسٹی) کی علوم حدیث کے سلسلے میں آسان فہم تصنیف ہے جسے ادارہ اشاعت اسلام علامہ اقبال ٹاؤن لاہور نے ۲۶۸ صفحات پر شائع کیا ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے حدیث وسنت کی تعریف اور ان کے فرق کو واضح کرتے ہوئے معروف اصطلاحاتِ حدیث کو بیان کرنے کے علاوہ مکتوباتِ نبوی، کاتبینِ وحی، کتابتِ حدیث کے ادوار اور کتبِ احادیث کے طبقات کو بھی بڑے احسن انداز میں بیان کیا ہے۔[48]

39- خاور رشید بٹ

عبد الکریم العباد، عبد المحسن العباد کی تالیف " **من اطیب المنح فی علم المصطلح**" کا ترجمہ ہے جس پر ابو سفیان میر محمدی نے نظر ثانی کی ہے اور اسے دار الکتب السّلفیہ، لاہور نے ۱۸۵ صفحات پر شائع کیا ہے۔ یہ کتاب اپنی افادیت واہمیت کے باعث مدینہ یونیورسٹی اور پاک وہند کے اہم مدارس میں شامل نصاب ہے۔ یہ چونکہ عربی زبان میں ہے جس عام آدمی مستفید نہیں ہو سکتا تھا۔ اسی ضرورت کے پیش نظر محترم مولانا خاور رشید بٹ

(مدرس جامعہ لاہور الاسلامیہ، لاہور وداراالعلوم المحمدیہ، لاہور) نے اسے اردو قالب میں ڈھالا ہے۔ مترجم موصوف نے عربی عبارت کو مدّ نظر رکھتے ہوئے بے حد آسان اور عام فہم وبامحاورہ ترجمہ کا التزام کیا ہے اور ہر بحث سے پہلے مفردات باب کے نام سے مشکل الفاظ کے معانی وصیغے حل کیے ہیں۔[49]

40- عبد المنان راسخ

عبد الکریم العباد، عبد المحسن العباد کی تالیف " **من اطیب المنح فی علم المصطلح**" جدید ایڈیشن کا ترجمہ ہے۔اسے مکتبہ محمدیہ، لاہور نے ۱۱۳ صفحات پر شائع کیا ہے۔ کتاب "من اطیب المنح فی علم المصطلح جدید یہ کتاب مدینہ یونیورسٹی کے پروفیسر شیخ عبد المحسن العباد اور عبد الکریم المرام کی مرتب شدہ ہے اصول حدیث میں اس سے مختصر، جامع اور آسان کوئی کتاب نہیں ہے یہی وجہ کہ یہ بڑے بڑے جامعات کے نصاب میں بھی شامل ہے۔ اس کتاب کو پڑھ کر اصول حدیث کی وافر معلومات سے آگاہی ہو جاتی ہے۔[50]

41- مفتی صابر محمود نظر

مفتی صاحب نے **"آسان اصلاحات حدیث "کے عنوان سے "تیسیر** مصطلح الحدیث "کا ترجمہ و شرح کی ہے جس پر مفتی محمد مظہر الدین نے نظر ثانی کی ہے اور اسے ادارہ الرشید، علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن، کراچی نے ۳۹۴ صفحات پر شائع کیا ہے۔

42- ڈاکٹر تقی الدین ندوی مظاہری

کتاب کا نام: "**فن اسماء والرجال، ائمہ احادیث کا عظیم الشان کارنامہ** " ناشر: لبرٹی آرٹ پریس، پٹوری ہاؤس دریاگنج، نئی دہلی ۲، انڈیا۔ صفحات: ۱۱۶۔ اہم موضوعات: سلسلہ اسناد، راویان حدیث کی صفیں، جرح وتعدیل، فن اسماء والرجال۔[51]

46- ڈاکٹر علامہ خالد محمود

کتاب کا نام: **"آثار الحدیث "** جلدیں: ۲؛ ناشر: دارالمعارف، الفضل مارکیٹ، اردو بازار، لاہور، ۱۹۸۵ء؛ کل صفحات: جلد اول: ۴۶۴ ؛ جلد دوم: ۴۷۲؛ اہم موضوعات: قواعد الحدیث، آداب الحدیث، جرح وتعدیل، اسلوب حدیث۔[52]

خلاصہ بحث

بر صغیر سمیت عالم اسلام میں علم اصولِ حدیث کی بدولت جو علوم وجود میں آئے اور ترقی کی منازل پر پہنچے ان میں جرح و تعدیل، اسماء الرجال، علم مختلف الحدیث ومشکلہ، علم ناسخ و منسوخ، علم غریب الحدیث، علم اسباب ورود الحدیث، علم تخریج الحدیث، علم الاعتبار، علم التوفیق بین الاحادیث، **علم المختلف المو تلف، علم اطراف الحدیث شامل ہیں۔** علم اصول حدیث پر بر صغیر پاک و ہند میں جو کتب لکھی گئیں ان کتب اور مصنفین و مؤلفین کا تعارف مختصر طور پر پیش کیا گیا۔ علم اصول حدیث پر جزوی طور پر تحقیقی کام کیا گیا ہے، جس کے لئے علیحدہ مقالہ مرتب کرنے کی ضرورت ہے۔ مزید برآں شروحات حدیث میں ضمناً اصول حدیث کے قیمتی مباحث موجود ہیں۔ تاہم بر صغیر کے علماء و محققین کی عربی، فارسی اور اردو زبان میں اصول حدیث کے فروغ کے لئے بیان کردہ مذکورہ کاوشیں اور خدمات نہ صرف قابل ذکر ہیں، بلکہ قابل تحسین ہیں۔ بناء بریں علم اصول حدیث کا عربی، فارسی اور اردو زبان اور جدید اسلوب میں پیش کردہ یہ علمی سرمایہ نہایت اہمیت وافادیت کا حامل ہے۔

*****

حوالہ جات

1۔ *اردو لغت تاریخی اصولوں پر* (ندارد، قومی تاریخ وادبی ورثہ ڈویژن، 2017ء) کلمہ اصل۔

2۔ محمد بن اسماعیل، البخاری، *صحیح بخاری*، کتاب العلم، باب من کذب علی النبی ﷺ ج 1 (قاہرہ، مطبعۃ السّلفیہ، 1400ھ)، 55۔

3۔ مسلم، ابن الحجاج، *صحیح مسلم*، مقدمہ، باب بیان نہی الحدیث بکل ما سمع (ریاض، دار السلام، 1419ھ)، مقدمہ۔

4۔ ڈاکٹر صبحی، صالح، *علوم الحدیث*، مترجم: محمد رفیق چودھری (لاہور، اسلامی اکادمی، 1989)، 127۔

5۔ مولانا محمد عبید اللہ، سعدی، *علوم الحدیث* (کراچی، ادارۃ المعارف، 2008ء)، 39۔

6۔ ڈاکٹر باقر خان، خاکوانی، *علوم الحدیث*، ادبیات (لاہور، ادارہ ادبیات، 2011ء)، 233۔

7۔ حسن بن محمد، صغانی، *موضوعات صغانی*، بتحقیق و تخریج نجم عبد الرحمٰن خلف (قاہرۃ، دار القلم، 1401ھ/1980ء)، 6۔

8۔ عبد الحئی، بن فخر الدین، *نزھۃ الخواطر*، ج4، (بیروت، دار ابن حزم، 1999ء/1420ھ)، 377۔

9۔ ایضاً، 302۔

10۔ محمد اسحاق، بھٹی، *فقہائے ہند*، ج3، (لاہور، ادارہ ثقافت اسلامیہ، 1978ء)، 329-330؛ الفریوائی، عبد الرحمٰن بن عبد الجبار، *جھود مخلصۃ فی خدمۃ السنۃ المطھرۃ* (ادارہ البحوث الاسلامیہ والدعوۃ الارشاد بالجامعۃ السلفیۃ، بنارس، الھند، الطبعۃ الثانیۃ، 1400ھ/1980ء)، 52-51

11۔ عبد الحئی، نزہۃ الخواطر، ج4، ص215۔

12۔ایضا،ج5،189۔

13۔ محمد سعد، صدیقی، *علم حدیث اور پاکستان میں اس کی خدمت* (لاہور، قائد اعظم لائبریری،1988ء)،266۔

14۔رحمان علی، *تذکرہ علمائے ہند*، مترجم: محمد ایوب قادری (کراچی، پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی،1961ء)، 327۔

15۔ فقیر محمد، جہلمی، *حدائق الحنفیہ* (لاہور، مکتبہ سہیل لمٹیڈ،1324ھ)،269۔

16۔ عبد الحئی، *نزھۃ الخواطر*، ج5،241۔

17۔ بھٹی، *فقہائے ہند*، ج4، ص206؛ عبد الحئی، *نزھۃ الخواطر*، ج5، 206۔

18۔ محمد حنیف، گنگوھی، *ظفر المحصلین باحوال المصنفین* (کراچی، مکتبہ میر محمد،1398ھ)،144۔

19۔ عبد الحئی، *نزھۃ الخواطر*، ج6، ص262۔

20۔ایس ایم ناز، *شاہ ولی اللہ اور علم حدیث* (لاہور، مقبول اکیڈمی، 1993ء)،148۔

21۔ایضاً،147۔

22۔ عبد الحئی، *نزھۃ الخواطر*، ج7، 484۔

23۔تاج الدین، ازہری، "اصول حدیث میں علماء برصغیر کی خدمات"، *شش ماہی تحقیقی مجلہ فکر ونظر*، ج1، شمارہ4 (اسلام آباد، 1963)،39۔

24۔ایضاً

25۔ایضاً

26۔ایضا، 39-40۔

27۔ایضا،42-43۔

28۔الحق ماہنامہ، "*علماء سرحد کی تصنیفی خدمات*"، اکوڑہ خٹک، جلد11، شمارہ5،4 فروری، مارچ1974ء

29۔ایضاً

30۔ابو یحییٰ، امام خان نوشہروی، *تراجم علماء حدیث ہند، حصہ اول*، (دہلی، برقی پریس،1938ء)،401۔

31۔۔ڈاکٹر محمد سعد، صدیقی، *علم حدیث اور پاکستان میں اس کی خدمات* (لاہور، شعبہ تحقیق قائد اعظم لائبریری،2018ء)،342۔

32۔ محمد میاں، صدیقی، *تذکرہ مولانا محمد ادریس کاندھلوی* (لاہور، مکتبہ عثمانیہ، 1977ء)، 82-83۔

33۔ایضاً

34۔۔ایضاً

35 ۔روزنامہ مشرق، لاہور، *اداریہ*: 13دسمبر1994ء۔

36۔اختر راہی، *تذکرہ علماء پنجاب* (لاہور، مکتبہ رحمانیہ،1980ء)، 602-603۔

37۔ایضاً۔

38۔ابن حجر، عسقلانی، خیر محمد جالندھری، *نخبۃ الفکر فی مصطلح اھل الاثر* (کراچی، قدیمی کتب خانہ،1353ھ)،7-8

39۔ عزیز یونس، سلفی المدنی، *اصول التخریج* (لاہور، مکتبہ دار التوحید الاسلامیہ 2015)،13-15۔

40۔ڈاکٹر اقبال احمد، محمد اسحاق بسکوہری، *اصول حدیث* (لاہور، مکتبہ قاسم العلوم،1421ھ)،8-23۔

41۔ڈاکٹر اقبال احمد، محمد اسحاق بسکوہری،جرح وتعدیل (انڈیا، دار القلم، 1423ھ) 13-20۔

42۔ڈاکٹر اقبال احمد، محمد اسحاق بسکوہری،رہبر تخریج حدیث (الہٰ آباد انڈیا، مرکز القرآن والسنہ، 2000)،8-23۔

43.https://besturdubooks.wordpress.com/category/usool-e-hadith,24/12/2019 at 9PM

44, Ibid.

45. Ibid.

46.https://besturdubooks.wordpress.com/category/usool-e-hadith,25/12/2019 at 8:35PM

47. Ibid.

48. Ibid.

49.http://kitabosunnat.com/kutub-library/hadeeth-aor-uloomulhadith,28/12/2019 at 10PM

50. Ibid.

51.https://besturdubooks.wordpress.com/category/usool-e-hadith,31/12/2019 at 7:15PM

52. Ibid.

Bibliography

1) Azhari, Taj al-Dīn, "Usūl-e Hadith may Ulama-e Barsaghīr ki Khidmāt," *Fikr-o Nazr* Vol.1, Issue 4 (1963).
2) Abd al-Ha'y, b. Fakhr al-Dīn. *Nazhah al-Khawatir*, Vol. 4, Beirut, Dar Ibn Hazm, 1420/1999.
3) Asqalani, Ibn Hajr, *Najbah al-Fikr fi Mustalah Ahl al-A'thar*, Translated by Khair Muhammad Jalandhari, Karachi, Qadimi Kutub Khana, 1353/1934.
4) Ali, Rahman, *Tazkira Ulama-e Hind*, Translated by Muhammad Ayub Qadri, Karachi, Pakistan Historical Society, 1961.
5) Al-Bukhari, Muhammad bin Ismael, *Al-Jame' al-Sahi al-Bukhari*, Vol.1, Cairo, Matba'h al-Salfiya, 1400/1980.
6) Baskohari, Dr. Iqbal Ahmad & Muhammad Ishaq. *Usūl-e Hadith*, Lahore, Maktaba Qasim al-Ulūm, 1421/2000.
7) Bhatti, Muhammad Ishaq, *Foqahā-e Hind*, Vol.3, Lahore, Idarah Thaqafat-e Islamiyyah, 1978.
8) Al-Fariwae'I, Abd al-Rahman bin Abd al-Jabbar, *Juhūd Mukhlasa fi Khidmah al-Sunnah al-Mutahharah*, 2nd ed. Banaras, Idarah al-Buhūth al-Islamiyyah, 1400/1980.
9) Ghanghavi, Muhammad Hanif, *Zafar al-MuhSalīn bi Ahwāl al-Musannifīn*, Karachi, Maktaba Muhammad Mir, 1398/1996.
10) _______*Jarh-o Ta'dīl*, India, Dar al-Qalum, 1423/2002.

11) Jahmali, Maolavi Faqeer Muhammad, *Hada'iq al-Hanfiyyah*, Lahore, Maktaba Sohail Limited, 1324/1906.
12) Khakwani, Dr. Baqir Khan, *Ulūm al-Hadith*, Lahore, Idarah Adabiyāt, 2011.
13) Al-Madni, Aziz Yunus Salfi, *Usūl al-Takhrīj*, Lahore, Maktaba Dar al-Tawhīd al-Islamiyyah, 2015.
14) Muslim, Ibn al-Hajjaj, Muqaddamah al-Sahi al-Muslim, Riyadh, Dar al-Salām, 1419/1998.
15) Naz, S.M. *Shah Wali-yullah aur Ilm-e Hadith*, Lahore, Maqbūl Academy, 1993.
16) Noshahravi, Abu Yahya Imam Khan, *Tarājim Ulama-e Hadith Hind*, Part 1, Delhi, Burqi Press, 1938.
17) Qaomi Tarikh-o Adabi Wirsa Division, *Urdu Lughat Tarikhi Usūlun par*, 2017.
18) _______*Rahbr-e Takhrīj-e Hadith*, Allahabad, Markaz al-Quran wa al-Sunnah, 2002.
19) Rahi, Akhtar, Tazkira Ulama-e Punjab, Lahore, Maktaba Rahmaniyyah, 1908.
20) Sa'adi, Maolana Muhammad Ubaidullah, *Ulūm al-Hadith*, Karachi, Idarah al-Ma'ārif, 2008.
21) Salih, Dr. Sabhi, *Ulūm al-Hadith*, Translated by Muhammad Rafiq Chaudhary, Lahore, Islami Acadami, 1989.
22) Siddiqui, Dr. Muhammad Sa'ad, *Ilm-e Hadith aur Pakistan may eski Khidmāt*, Lahore, Sho'ba Tahqīq Quaid-i-Azam Library, 2018.
23) Siddiqui, Muhammad Miyan, *Tazkirah Maolana Muhammad Idrīs Kandhalvi*, Lahore, Maktaba Othmaniyyah, 1977.
24) Saghani, Hasan bin Muhammad. *Maoduā't Saghani*, Annotated by Najum Abd al-Rahman Khalf, Cairo, Dar al-Qalum, 1401/1980.